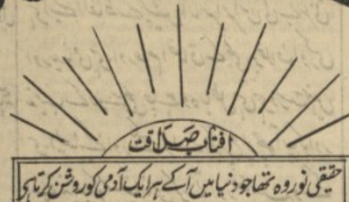
NO. L. 89

Registered

اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۱۲) | مطبوعہ ۲۴-مارچ ۱۸۹۹ء بروز جمعہ | جلد

گلدستۂ اخبارات

نہایت خوشی کی بات ہے کہ اب شملہ میں جنابہ لیڈی کرزن صاحبہ بالکل تندرست ہیں کسی قسم کا فکر نہیں ؛

بنوں میں ۱۰ ماہ حال کی رات کو مسلح ڈاکوؤں کا گروہ شہر میں گھس گیا۔ دو کنسٹبلوں کی ہوشیاری سے ناکامیاب رہے موقع پر پولیس کی فوج ذخیرہ سے بھی جھٹ پٹ آپہنچی۔ ایک ڈاکو زخمی ہوا۔ پھر تمام ڈاکو بھاگ نکلے اور زخمی کو بھی ساتھ لے گئے ؛

جب سے نیا قانون سڈیشن پاس ہوا ہے۔ بمبئی گورنمنٹ نے اپنے احاطہ میں پریس کمیٹیاں قایم کردی ہیں۔ یہہ کمیٹیاں مقامی حکام کو مقامی اخبارات کے حالات سے اطلاع دیتی رہتی ہیں ؛

پٹیالہ کے جنگی جلسہ میں حضور کمانڈر انچیف نے مہاراجہ پٹیالہ کو تمغہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ پہنایا ؛

۱۷-مارچ کو لندن سے خبر آئی کہ امریکن فوج پاسگ ندی سے ۵ میل پار بڑھ گئی اور قصبہ کنشیر پر قبضہ کرلیا۔ ۳۰۰ فلپنو قتل ہوئے ۲۰۰ قیدی بنائے گئے۔ امریکن نقصان خفیف تھا ؛

شاہ پور اور پشاور میں اچھی بارش ہوگئی انبالہ۔ فیروزپور۔ ملتان۔ لاہور اور سیالکوٹ کے اضلاع میں کسی قدر ترشح ہوا ؛

اناج فیروزپور اور راولپنڈی میں گراں اور حصار اور شاہ پور میں سستا ہوتا جاتا ہے۔ گیہوں ۱۵-۱۹ سیر۔ چنا ۱۹-۲۲ سیر۔ اور چاول ۱۳-۱۴ سیر ملتا ہے ؛

جہاں آبپاشی ہوتی ہے اُن فصلوں کی حالت متوسط درجہ کی ہے۔ دہلی میں بارش کے نہ ہونے سے فصلیں خراب ہوگئیں۔ انبالہ میں چوہوں سے اور فیروزپور میں کیڑوں سے فصلوں کو نقصان پہنچا ؛

دہلی کے سوا تمام اضلاع میں مویشی کی حالت اچھی ہے ؛

درہ خیبر میں کوئی بڑا قلعہ نہ بنائیں گے۔ خیبر رائفلز کے لئے مختصر قلعہ بندیاں کافی ہونگی فیصلہ ہوگیا ہے ؛

قلعہ مالاکنڈ کے لئے جو بھاری سامان آہنی درکار تھا نوشہرہ میں پہنچ گیا۔ یہاں سے اٹھوا کر لے جاوینگے ؛

مظفر نگر میں ایک اور مقدمہ سکہ قلب کا ہوا۔ دو سُنار جعلی روپیوں کے چھاپوں سمیت پکڑے گئے ؛

قاہرہ سے کیپ تک سلسلہ تار برقی عرصہ ۲ سال تک تیار ہوجانیکی امید ہے ؛

لندن سے خبر آئی مسٹر سیسل روڈز برلن میں اپنا کام ختم کرکے ہیگ کو تشریف لے گئے ؛

قیصر ولیم شہنشاہ جرمن نے مسٹر روڈز کو اپنی عکسی تصویر عنایت کی یہہ کمال دوستی کا نشان ہے ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری۔ ای۔ ایم ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس:
پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین حسین تحصیلی بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی اوپل صاحب
مسٹر ایشع ناصر صاحب۔ پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب
مسٹر مسیح الدولہ صاحب۔ مسٹر کدارناتھ صاحب منت
پادری جیمل سنگھ صاحب

نیکی برباد گناہ لازم

آریہ گزٹ پنجاب اپنے اخبار مطبوعہ ۱۷ فروری ۱۸۹۹ء میں رقمطراز ہیں کہ عیسائی اس بات کے فکر میں رہتے ہیں کہ کسی آفت مثل کال وغیرہ سے مصیبت زدہ بچوں کو اپنے قبضے میں لے آویں۔ اور اُس میں اُن کی حالت کو مردار برگدہ کی تمثیل دیکر مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ ایسے صاحبان کے ایسا خیال کرنے سے ہم کو مندرجہ بالا قول یاد آیا۔ اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو خود ایڈیٹر آریہ گزٹ اس بات کو تسلیم کرلیں گے کہ اگر ان یتیم بچوں کو اُن کی بے کسی اور لاچاری کی حالت میں کوئی ہمدرد یا غمخوار سنبھالنے والا نہ ہو تو پھر دوسرا کون اس بھاری کام کو انجام دیگا۔ جبکہ اور لوگ اس کام کو نہ کر سکتے تھے۔ تو اس حالت میں مشنری صاحبان نے کیا۔ اور بڑی دقتوں اور تکلیفوں سے ہزارہا لڑکوں اور لڑکیوں کو لاچاری کی حالت میں مرنے سے بچایا۔ اور اب اگر مشنری صاحبان کو دیکھکر دوسرے لوگ بھی ایسی نیکی کے کام میں کوشش کریں اور اُن کی تکلیف اپنے اوپر گوارا کریں تو وہ بھی ایسے بچوں کو لے سکتے ہیں۔ جیسا کہ اب ہوا ہے۔ لیکن ایسے نیک کام کے عوض میں اگر کوئی صاحب ایسا بیجا الزام لگاویں تو اُس کو نیکی برباد کرنے والا نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ مشنری صاحبان نے اس ملک کو ہر صورت سے بہت کچھ سکھلایا ہے۔ اب سکھلانے والے کو جو دراصل اُستاد ہے ایسے الفاظ سے پیش آنا سراسر اُس کی بے عزتی اور بدنامی ہے۔ اور عام اخلاق کے بھی برخلاف اور کسی مذہب کے رو سے بھی چاہے وہ باطل ہی ہے درست نہیں ہے۔ ایسا کہنے اور لکھنے والے اگر سچ پوچھو آپ کو اور اپنے مذہب کو ستیاناس کرتے اور عقلمندوں کے نزدیک بدنام ہوتے ہیں۔

چاند گرہن اور سورج گرہن

بھاگوت اسکندہ ۸۔ ادھیار ہے ۹ نک میں درج ہے کہ نارائن جی (خدا) ایک روز نہایت خوبصورت عورت بنکر دیوتاؤں کو امرت جل پلا رہے تھے ایک ملیچھ جسکا نام راہ تھا دیوتا کی شکل بناکر امرت جل پینے کیلئے چاند اور سورج کے قریب آن بیٹھا۔ نارائن جی کو معلوم نہیں ہوا کہ یہہ ملیچھ ہے اور اُسکو امرت جل پلا دیا۔ مگر چاند اور سورج نے پہچان لیا اور نارائن جی سے عرض کی کہ آپ نے تو بڑا غضب کیا کہ ایک ملیچھ کو امرت جل پلا دیا اب یہہ ہمیشہ دیوتاؤں کو ستائیگا۔ یہہ سُنکر نارائن جی آگ بھبھوکا ہو گئے۔ اور غیظ و غضب کے جوش میں آکر راہ کا سر کاٹ ڈالا مگر چونکہ وہ امرت جل پی چکا تھا نہ مرا بلکہ سر میں الگ اور دھڑ میں الگ زندگی قایم ہو گئی۔ تب سے راہ چغلخوری کے سبب سے چاند اور سورج کا جانی دشمن ہو گیا جب کبھی یہہ ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو راہ چاند اور سورج کو نگلنا چاہتا ہے۔ اور اسطرح سے چاند گرہن اور سورج گرہن پیدا ہوتا ہے اسلئے اہل ہنود کو مذہبی طور پر یہہ حکم ہے کہ گرہن کے وقت نہ روٹی کھائیں نہ پانی پئیں۔ بلکہ عبادت اور خیرات کریں تاکہ نارائن جی مہربان ہوکر چاند اور سورج کو راہ کے پنجہ سے چھڑا دیں"۔

اوّل اہل ہنود ذرا اس بات پر غور کریں کہ اُنکے خدا میں عالم الغیب ہونیکی لیاقت کہاں تک ہے کہ ایک ملیچھ نے دھوکا دیکر امرت جل حاصل کر لیا۔ اور اُنکے خدا کو چاند سورج کے بتائے بغیر راہ کا اصل حال بالکل معلوم نہ ہو سکا۔

دویم جب نارائن جی راہ کو ہلاک نہ کر سکا تو گرہن کے وقت نارائن جی سے سورج اور چاند کو راہ کے پنجہ سے چھڑانیکی التجا کرنا محض بیفایدہ ہے کیونکہ نارائن جی کی مجبوری اور کمزوری سے بخوبی ثابت ہے کہ قادر مطلق ہونیکی صفت اُس میں بالکل نہیں ہے۔

سویم اِس سے یہہ بھی بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مصنف بھاگوت کی لیاقت آجکل کے مدرسوں کے طالبعلموں کے برابر بھی نہ تھی جو گرہن کے سبب کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ زمین چاند اور سیارے سب آفتاب کے گرد پھرتے ہیں۔ اِس لئے جب اِس گردش میں آفتاب اور زمین کے درمیان چاند آجاتا ہے اور آفتاب کی کسیقدر روشنی زمین سے روک لیتا ہے اور تینوں ایک خط مستقیم میں ہوتے ہیں تو سورج گرہن ہو جاتا ہے چونکہ آفتاب کا جتنا حصہ چاند کے سبب چھپا ہوتا ہے وہ بے نور یعنے سیاہ دکھائی دیتا ہے۔ اور جب چاند اور آفتاب کے بیچ میں زمین آجاتی ہے اور آفتاب کی کچھ روشنی چاند سے ہٹا رکھتی ہے تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔

اگر سطح مدار ارضی اور سطح مدار قمری منطبق ہوتی تو ہر ایک اجتماع کیوقت سورج گرہن ہوا کرتا اور ہر مقابلہ کیوقت چاند گرہن ہر ایک ماہ میں دونوں گرہن پندرہ پندرہ دن کے بعد ہوا کرتے لیکن چونکہ سطح مدار قمری سطح مدار ارضی پر ترچھا واقع ہوا ہے یعنے

عشق

عشق کے معنی ہیں۔ محبت کی غایت۔

اور یہہ لفظ تین حروف سے مرکب ہی۔ جس کا **عین** یہہ ظاہر کرتا ہی کہ **عالم آرا** میں ہی ہوں۔ اور **شین** یہہ بتلاتا ہی۔ کہ **شفیع عاصیاں** میرا ہی نام ہی۔ اور **قاف** یہہ دعویٰ کرتا ہی۔ کہ **قوتِ سماوی** مجھے ہی کہتے ہیں ؛

یہہ ایک ہی۔ پر تثلیث اِس میں موجود ہی۔ اب ابن رُوح القدُس خدا یہی ہی۔

عمانوایل بھی اسی کا نام ہی۔ یہہ خدا اور **انسان** کے ساتھ برابر موجود ہی۔ خدا نے اِس کے سبب سے عالم بنائے۔ اور اسی کے سبب اُس نے شروع میں انبیا کو اور اخیر میں اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کو دنیا میں بھیجا ؛

انسان نے بھی اسی کے سبب سے محبت کا سبق سیکھا اور بعضوں سے محبت کرتا بھی ہی۔

لو۔ اِس نے حیوان کو بھی اپنی ذات سے بالکل محروم نہ رکھا۔ بلکہ اُس پر بھی اپنا سایہ ڈالدیا۔ بندری کو اپنے بچہ اور مرغی کو اپنے چوزہ سے پیار کرنا اِسی نے سکھلایا۔

ہاں یہہ بیجان کو بھی نہ بھولا۔ اور اُس پر بھی نظر ڈالتا ہوا گزر گیا۔ مقناطیس اور کہربا کو اسی نے کشش کی تعلیم دی۔

ہر ایک کان اِس سے مانوس ہر ایک زبان اِس کی شیدا۔ اور ہر ایک آنکھ اِس کی مبتلا ہی۔ یہہ اپنے حسن وجمال پر کیونکر فخر نہ کرے۔ جبکہ ہر دل عزیز اور ہر دل نشین ہی ساری چیزیں اِس سے اور اِس کے سبب اور اِس کی خاطر موجود ہوئیں۔

دانائی اِس کی محو جمال اور یہہ اُس کا شیدائے کمال ہی۔ بشر کون ہی جو اُسمیں اور اِس میں تمیز کرسکے۔ کہ کون پہلے تھا۔ اور کون بڑا ہی۔

سلیمان نے دانائی کو پر پولوس نے عشق کو خدا کی ہستی خیال کیا۔ اِس لئے کہ وہ دانائی پر اور وہ عشق پر مبتلا تھا۔

آدم کو دانائی نے بنایا۔ پر حوا کو عشق نے خلق کیا۔ انصاف کو دانائی نے پر فضل کو عشق نے دنیا میں بھیجا۔ شریعت کو دانائی نے پر رحمت کو عشق نے ایجاد کیا۔

ہاں عشق ہی یسوع مسیح میں مجسم ہو کر انسان اور خدا کا درمیانی ہوا۔ اور اِس لئے خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا۔ کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے۔ ہلاک نہ ہووے۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ یوحنا ۳ : ۱۶۔ شعر

حسن محوِ جمال ہی اس کا ۔ مبتلائے کمال ہی اس کا
محو خوبی ہی حسن یار اس کے ۔ اور شیدا جمال ہی اس کا
ہجر کو اس کے موت کہتے ہیں ۔ زندگی بس وصال ہی اسکا

عشق صابر ہی اور ملایم بھی۔ اور ڈاہ نہیں کرتا۔ شیخی سے کنارہ کش اور پھولنے سے پرہیز ہی۔

بے موقع کام نہیں کرتا۔ خود غرض اور غصہ ور اور بدگمان نہیں۔ اور ناراستی سے شاد اور خرم نہیں۔ بلکہ راستی سے خوش اور خورسند ہی۔

سب باتوں کو پی جاتا ہی۔ اور سب کچھ باور کرتا ہی۔ سب چیزوں کی امید رکھتا ہی۔ اور سب کی برداشت کرتا ہی۔ ہاں یہہ کبھی جاتا نہیں رہتا۔ شعر

چیزیں دنیا کی چند روزہ ہیں
پر یہہ الفت ہی جاودانی ہی

راقم

دینا ناتھ شاد

لودیانہ

پادری ڈیلگٹی صاحب کا آخری وعظ گجرات میں۔ جو آپ نے اتوار کی صبح مورخہ ۲۶۔ ماہ گذشتہ کو ڈسکہ میں اپنی خدمت پر بُلائے جانیسے پہلے کیا

متی ۱۵: ۲۱-۲۸ ۔خاص نقطہ۔ آیت ۲۵ "اے خداوند میری مدد کر"

اِس وقت مجھ کو مہربانی سے دو باتیں وعظ کے شروع کرنے سے پیشتر کہنے دیجئے۔

اوّل۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ سب آدمیوں کے واسطے آپ کی دلی خواہش کیا ہی؟ میں یہہ جواب دونگا۔ کہ وے سارے کے سارے اس عورت کی طرح دعا مانگنے والے ہوجاویں۔ شاید کسی کا یہہ مطلب ہو کہ میں بڑا بھاری منّاد ہو کے اپنی شہرت کروں یا ایک بڑا آدمی ہوجاؤں۔ یا کسی اور طرح سے مشہور ہوجاؤں۔ پر میں کہتا ہوں کہ وہ جو دعا مانگنے والا ہی۔ شاید فصیح نہ ہو۔ تو بھی جہاں جس کی تفسیر کریگا۔ وہاں تاثیر بھی ہوگی۔ روحانی تازگیاں بہت عجیب نصیحت سے نہیں ہوئیں بلکہ عجیب دعا سے بہت دفعہ میں نے آدمیوں کو گھر میں۔ گرجہ میں۔ جلسوں میں نماز پڑھنے اور دعا مانگتے دیکھا۔ پر عورتیں کب پڑھتی ہونگی؟ دیکھو کہ ایک پوربی عورت دعا مانگنے کو مردوں کے ساتھ نکلی ہی۔ "اور دیکھو ایک کنعانی عورت وہاں کی سرزمین سے نکل کے اُسے پکارتی ہوئی چلی آئی کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے۔ مجھ پر رحم کر۔ کہ میری بیٹی ایک دیو کے غلبہ سے بیحال ہی" مہربانی کرکے اے عورتو بتائیں کہ آپ کب دعا مانگتی ہیں؟ اور اے مردو۔ کیا تم نے کبھی عورتوں کو دعا کی بابت تسلیم اور موقع دیا؟

پنجاب مفلس ہے کہ عورتیں اچھی طرح سے دعا نہیں مانگتی ہونگی۔ میکینیل (McNeill) صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں منادی اچھی طرح سے نہیں کر سکتا تھا۔ اُس وقت دو عورتیں میرے لئے دعا مانگنے لگیں۔ ایک میری ماں۔ اور دوسری میری بیوی۔ اور اِس سبب سے میں اِس درجہ کو پہنچا۔

اس عورت کی سرگرمی اور عقلمندی کو دیکھیں چاہئے کہ اُس پر سب غور کریں۔ کہ یہہ سب لوگوں کے واسطے ہے۔ اس کی دعا میں ایک بڑی صفت یہہ تھی کہ "اے خداوند میری مدد کر"۔ کیا کلام میں کوئی اور بھی ایسی دعا ہے؟ ہاں۔ داؤد نے کہا "مدد کر"۔ پطرس نے کہا "مجھے بچا"۔ اور اُن کی دعا کا بڑا اثر ہوا۔ "میری مدد کر" اور بک بک نہ کر۔ ہاں اِس لئے "اے عورت تیرا ایمان بڑا ہے"۔ صرف اس کی دعا کے وسیلے یہہ جواب اُس کو ملا۔ "اے خداوند میری مدد کر"۔ سفر میں بسبب زیادہ اسباب کے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور مبارک وہ جو بغیر اسباب کے سفر کرے۔ جو بغیر فالتو باتوں کے دعا کرے۔ یہہ دعا ہر وقت کے لئے ہے۔ کیا مجھ پر کوئی تکلیف ہے؟ "اے خداوند میری مدد کر"۔ کیا اندیشہ مند ہوں؟ "اے خداوند میری مدد کر"۔ کیا کچھ درد ہے؟ کیا لوگوں نے مجھے گھیر لیا ہے؟ "اے خداوند میری مدد کر"۔ جب وقت آیت پر غور کرنے کے لئے کم ہے "اے خداوند میری مدد کر"۔ اور یہہ دعا تیر کی طرح خداوند کے دل میں لگتی ہے۔ دنیا کی سختی کے سبب ہم یہہ دعا کریں۔ "اے خداوند میری مدد کر"۔

اُس کی اصلی بیٹی اور اُس پر اصلی دیو چڑھا تھا۔ اور اس کے واسطے یہہ اصلی دعا بھی نہایت اصلی تھی۔ ہم اکثر ڈھیلے ہو کر دعا مانگتے ہیں۔ پر اگر ہماری اصلی بیٹی پر کوئی اصلی دیو ہے۔ تو اصلی دعا مانگتے۔ پس اسی طرح جب ہمارے اردگرد کے بھائیوں پر دیو ہے۔ ہم دعا مانگیں۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ بعض مشکلات سامنے ہوتی ہیں جو دعا مانگنے کو روکتی ہیں۔ دیکھئے۔ "اُس نے کچھ جواب نہ دیا"۔ کیسی بڑی مشکل۔ تو بھی دعا مانگتی رہی۔ خداوند نے اُس کو جواب نہ دیا۔ پر انکار نہ کیا۔ خاموش رہا۔ اور یہہ باعث تھا کہ یہہ عورت دعا مانگنے میں زیادہ سرگرم ہوئی۔ "اے خداوند میری مدد کر"۔ تو ظاہر ہوا کہ مشکلات اکثر سرگرمی زیادہ کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ کچھ آدمی ایک آدمی سے ملاقات کرنے اُس کے گھر گئے۔ اور اُس نے اُنہیں بیٹھک میں بُلایا۔ جب وہاں پہنچے تو دروازہ بند تھا۔ دروازہ بند ہونے سے بڑی گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کئی دفعہ آواز بھی دی۔ پر کوئی جواب نہ ملا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اور گھبراہٹ ہوئی کہ کوئی اندر ہے۔ اور جواب ندارد۔ اور یہہ معاملہ بیشک گھبراہٹ کا باعث ہے۔ یہہ عورت بھی اسی لئے گھبرائی ہوگی۔ مسیح عموماً ہر سوال کا فوراً جواب دیتا تھا پر افسوس مجھے نہیں۔ تو بھی سرگرمی۔

دوسری بڑی مشکل۔ کہ مسیح کے شاگرد اُس کے مخالف تھے۔ میں کس طرح سے دعا مانگ سکتی ہوں جبکہ بھائی اور پادری صاحب میرے مخالف ہوں۔ پر دیکھئے یہہ صرف سرگرمی کے واسطے۔ "رخصت کر اُسے اے خداوند"۔ پر خداوند نے رخصت نہ کیا۔ اور اُس عورت نے یہی کہا "اے خداوند میری مدد کر"۔

ایک تیسری اور مشکل "میں تیرے لئے نہیں آیا"۔ اور اس علاقہ کا آدمی نہیں ہوں۔ شاید کوئی ڈپٹی کمشنر بھی کسی دادخواہ سے یہہ کہے کہ میں اس علاقہ کا نہیں ہوں۔ میرا یہہ کام نہیں ہے۔ پر دیکھئے اُس کی عقلمندی وہ بڑی ہوشیار تھی۔ شاگردوں سے کچھ نہیں مانگا۔ کہ اے پطرس میری سفارش کر۔ اُستاد کو سمجھا۔ اے مریم تو بھی مہربانی سے اپنے بیٹے سے کہہ۔ نہیں وہ فوراً نشان تک پہنچی۔ سیدھا مسیح کے پیروں تک جانا ہے۔ جیسے کہ وہ

گئی۔ بعض دیسی آدمیوں کا یہہ قول ہے۔ جس طرح کہ ایک نے کسی پادری صاحب سے کہا تھا جو ولایت کو جانیوالے تھے۔ اُس نے کچھ مانگا تھا اور پادری صاحب نے کہا کہ میرے جانے کے بعد کیا کروگے؟ اُس شخص نے کہا۔ کہ بالفعل آپ تو ہیں اور آپ کے جانے کے بعد خدا۔ صاحب موصوف نے کہا کہ بالفعل اور جب تک کہ پادری صاحب ہیں۔ خدا نہیں ہے۔ اُس عورت نے اور کچھ نہیں کہا نہ کسی اور سے پر "اے خداوند میری مدد کر"۔ شاگردوں کی خودغرضی کو دیکھئے۔ "وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے"۔ اوہو۔ ہم تو بڑے آدمی ہو گئے ہیں۔ "پر اے خداوند میری مدد کر"۔ نہ کہ پطرس نہ نتھانایل۔ نہ کہ یعقوب تم میری مدد کرو۔ دستور نہ تھا کہ عورت آدمیوں کے پاس جا کے چلاوے۔ پر اس عورت نے اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے دستورشکنی کی وہ دستورپرست نہ تھی۔ داؤد کو دیکھئے اُس نے کیا کیا؟ ہیکل کی نذر کی روٹیوں کو کھایا۔ "جو کاہنوں کے سوا اور کسی کو کھانی روا نہ تھیں"۔ یہہ یادگاری کی تلوار اور روٹیاں مجھے دے۔ یہہ دستور اُس نے توڑا۔ اور مسیح نے اُسے اچھا کہا کہ "میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں"۔ اور وہ جو دعا مانگنے جاتا ہے دستورپرست نہ ہو۔ اُس نے آ کے سجدہ کیا۔ فروتنی ظاہر کی۔ اور فروتن بنی "خداوند مجھ پر رحم کر"۔ "میری مدد کر۔ میری مدد کر"۔ خداوند کسی کا تابعدار تو نہیں ہے۔ اُس نے فروتنی سے سجدہ کیا۔ اور پھر یہہ کہ اپنی بیٹی کی ضرورت کو اُس نے اپنی ضرورت بنائی۔ "اے خداوند میری مدد کر"۔ اے سنڈے سکول ٹیچرو۔ اور پریچرو۔ اور اے بائبل وومنوں۔ آدمیوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھو۔ کہ یہہ کامیابی کا ایک باعث ہے۔ دیکھئے خروج ۳۲: ۳۲ میں موسیٰ کیا کہتا ہے؟ "اور اب کاش کہ تو اُن کا گناہ معاف کرتا"۔ اور پھر ٹھہر گیا۔ نہیں معلوم کیا کہنے والا تھا۔ "مگر نہیں تو میں

تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے اپنے اُس دفتر سے جو تونے لکھا ہی میٹ دے" میں صرف اپنے لیے اُن سب کی طرف سے دعا مانگتا ہوں۔ دیکھئے۔ رومیوں ۹: ۳۔ "میں یہاں تک چاہتا تھا کہ اگر ہو سکے تو اپنے بھائیوں کے بدلے جو جسم کی روح سے میرے قرابتی ہیں۔ مسیح سے محروم ہووُں" "میری مدد کر" میں کچھ نہیں۔ پر تو سب کچھ کر سکتا ہی۔ اور خداوند کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ "اے خداوند میری مدد کر" خداوند اور میں۔ بغیر تیرے میں کچھ نہیں کر سکتی تیرے ساتھ میں سب کچھ ہو سکتی ہوں۔ پھر دیکھئے کہ اُس کا مطلب صاف ہونے کے لئے خداوند نے ایک عورت کی مثال دی جو روز روز شہر کے قاضی کو دق کرتی تھی یہاں تک کہ اُس کا ناک میں دم آگیا۔ اور قاضی نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ آخر کو وہ میرا دماغ خالی کرے میں اُس کی سُنونگا۔ نہیں معلوم کہ خداوند نے اُس وقت اُس عورت کی بابت بھی ضرور خیال کیا ہو گا۔ پھر دوسری مثال جو سب کو یاد ہو گی کہ رات کو ایک دوست اپنے دوست کے ہاں روٹی مانگنے کو گیا اس لئے کہ اس کا دوست سفر سے تھکا ہوا آیا تھا۔ پر وہ بستر پر اپنے بچوں کے ساتھ لیٹا تھا۔ تاہم زبردستی اور بار بار کہنے کے خیال سے اُس کو روٹی دی ؛

بھائیو۔ اگر آپ کی آمدنی کم ہو۔ "میری مدد کر" اگر بُرا نا کام چھوڑنا اور نیا شروع کرنا ہو۔ "میری مدد کر" بندگی کے وقت اکثر ایک بُری روح آ کے کہتی ہی کہ ذرا اِدھر اُدھر دیکھ لو۔ فلانہ نے کیا پہنا ہی اور میں نے کیا۔ "اے خداوند میری مدد کر" فرصت نہیں کہ لمبی چوڑی فہرست اس کے متعلق بیان کروں۔ ہاں۔ یاد کرو کہ موت کے وقت بھی جب سبھوں کو سلام دینا پڑیگا اور آنکھیں بند ہونگی۔ زبان نرم ہو گی اور جب بدن میں طاقت نہ رہیگی۔ شاید ہم آہستگی سے یہہ ضرور کہہ سکیں گے۔ "اے خداوند میری مدد کر" آمین ؛

الراقـــــــــم

ای۔ جوزف۔ از گجرات پنجاب

دین و دُنیا

ناظرین دنیا کے تمام کام عنوان بالا کے دو لفظوں میں آجاتے ہیں۔ اور انہی دو باتوں میں انسان کی زندگی صرف ہو جاتی ہی۔ لیکن بعض تو ایسے یک طرفے اور عقل کے دشمن ہیں کہ جو پہلی بات یعنے دین کے معاملے کو تو برسرِ طاق رکھدیتے اور خواب میں بھی اپنی عنانِ توجہ اس طرف نہیں لگاتے۔ پھر دوسری بات یعنے دنیا ہی کے ہو رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو لفظ بیدین سے بلایا جاوے تو ٹھیک ہی۔ بعض ایسے بھی ہیں جو دنیا کے معاملے کو ہیچ و پوچ تصور کرکے دین ہی کے معاملے کو مدِ نظر رکھتے ہیں اور دنیا کی طرف سے بہت غریبی اور افلاس میں رہتے اور تنگ حالی اور گرسنگی سے اپنی زندگی کو وبالِ جان بنا چھوڑتے ہیں۔ مگر عقلمند و دانا وہی شخص ہی کہ جو ان دونوں باتوں کو دانائی کے ساتھ عمل میں لاوے۔ اور دونوں کاموں کو جو اہم اور ضروری اور فرضی ہیں انجام تک پہنچاوے۔ اگر کوئی آدمی ایک کو ہوشیاری کے ساتھ انجام دیگا۔ اور دوسری بات کا زیادہ فکرمند نہ ہو گا تو ضرور وہ ایک طرف سے نقصان اٹھاویگا۔ خواہ وہ طرف دین کی ہو یا دنیا کی ہو۔ اوّل میں فواید روحانی شامل ہیں۔ اور دوئم میں فواید جسمانی کامل ہیں۔ اب دونوں کا ذکر ذیل میں مختصر آپیش کش ناظرین کرتا ہوں ؛

دین

سب سے اوّل اور ضروری معاملہ انسان جیسے ذی عقل مخلوق کے لیے جس کی ہستی کی غرض ہی دینی ہی دین کا معاملہ درپیش ہی۔ جو لوگ دنیا کو دین پر ترجیح دیتے ہیں خداوند یسوع مسیح کا قول اُن کے غور کے لیے نہایت نصیحت بخش ہی کہ آدمی کو کیا فایدہ ہی اگر تمام دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھوئے۔ تمام دنیا کا حاصل کرنا ایک جان کے کھوئے جانے کا معاوضہ نہیں دے سکتا۔ اِس لئے دین کا کام سب سے برتر اور ضروری اور لازمی ہی اور ہر فرد بشر پر واجب و مناسب ہی کہ دین کا سب دوسری باتوں سے زیادہ خیال کرے اور اس کو اعلےٰ مقصد اور غرض سمجھکر بڑی ہوشیاری اور دانائی کو کام میں لاوے اور اس دنیا کے آرام و عیش اور نام و نشان کو اپنی نظر سے دور کرکے ہمیشہ کی زندگی اور دوامی خوشی کی آرزو میں وہ سامان کرے کہ جس سے دین کا مدعا حاصل ہو۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان کی زندگی کوتاہ ہی اور کام بڑا ہی لیکن پھر بھی جو فرض انسان پر عاید ہو چکا ہی اس کو انجام دینا اُس پر لازم ہی۔ دینی جھگڑے جو اس دنیا میں بسبب عقلِ انسانی کی ایجاد اور وہمی و خیالی اور بناوٹی فاسق مذاہب کی بنیاد پر شروع ہوگئے ہیں دین کے معاملے میں ایک بڑی آفت ہیں اور انہوں نے دین کے مسئلے کو زیادہ تر مشکل اور دقت انگیز بنا دیا ہی مگر پھر بھی شکر کی جا ہی کہ خالق مطلق نے جو عالم الغیب اور ہمہ دان ہی باوجود بے شمار خرابیوں کے جو آدمزاد کی طرف سے ہو کر آسمانی سچائی کو روکنے کا سبب بنتی ہیں اصلی سچائی اور حقیقت کو عجیب و غریب طور سے ظاہر و آشکار کر رکھا ہی۔ اور فی زمانہ بے معلوم طور سے اِس کو بنی آدم پر کھولتا ہی۔ اور اپنے لئے سچے پرستار جگہہ جگہہ سے جمع کرکے اُن سے حمد و ثنا کرواتا ہی۔ اگرچہ بہت سے دین اِس دنیا میں اب نظر آتے ہیں

لیکن ان میں سے صرف ایک ہی سچا اور حقیقی ہے۔ اور باقی سب بناوٹی اور جعلی۔ لیکن اب اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ سچے اور جھوٹے دین میں فرق کیا جاوے تمام دین دو دینوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں یعنے اوّل خدا کا دین دویم شیطان کا دین۔ خدا کا دین وہ ہے جو خدا کی صفات کے بموجب انسان کی برگشتہ اور گمراہ طبیعت کو ٹھیک اور درست کریوے۔ شیطان کا دین وہ جس میں شیطان۔ نفس۔ دنیا اور گناہ پائے جاویں۔ اور طبیعت سدھارنے کے بجائے طبیعت بگاڑ کر گناہ کی طرف لگائی جاوے۔ اسی سے فیصلہ ہو سکتا ہے کہ سچا اور جھوٹا دین کون ہے جو انسان کی طبیعت پر نیک اثر کرے اور اس کو بدلکر پاک بنا دیوے وہی مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ پر وہ جو انسان کی طبیعت کو بُرائی کی طرف رغبت دیوے اور اُس کا اثر خراب پڑے وہ ضرور شیطان کی طرف سے اور بناوٹ انسانی ہوگا دین جیسی پیاری چیز کوئی نہیں۔ پر سچے دین جیسی۔ جھوٹے میں کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ ہلاکت اور بربادی ہے۔ اِس لئے انسان کو چاہئے کہ سچے دین کی تلاش کرے اور اُس کی پیروی کرے۔ سچا دین صرف مسیحی دین ہے۔ اُس کے ثبوت کے لئے انجیل مقدس موجود ہے۔ چاہئے کہ دعا کے ساتھ کلام کو پڑھو تب سچائی دل پر ضرور کھل جاویگی اور زندگی بخش نور کی روشنی سے دل کی تاریکی جاتی رہیگی اور نجات کی امید سے دل خوش و شاد ہو جاویگا۔

کاش کہ سچے دین جیسی بیش بہا دولت کو تمام بنی آدم حاصل کریں تاکہ نجات ابدی اور خوشی سرمدی حاصل ہو۔

دُنیا

اگر عقل کی آنکھ سے دیکھیں اور ہوش کی نظر سے معاینہ کریں تو معلوم ہوگا کہ یہہ دنیا صرف ایک مسافرخانہ ہے۔ ایک شب مقام ہے آخر کوچ کا نقارہ جلد بج جاتا ہے۔ کل بنی آدم خواب و خیال سا پھرتے اور چلتے نظر آتے ہیں۔ چند روز میں یکے بعد دیگرے سایہ کی طرح گم ہو جاتے ہیں۔ اگر انسان اپنے حُسن اور قوت اور دانائی کے فخر میں خوش و خورم نظر آتے اور کھانے پینے اور پہننے وغیرہ کی عیشوں میں مست دکھلائی دیتے اور میٹھوں اور شرابوں اور لباسوں سے سیر نظر پڑتے اور پھولوں اور خوشبوئیوں سے آراستہ اور معطر معلوم ہوتے ہیں اور تندرستی اور فرحت کے گل کھلے ہوئے معلوم پڑتے اور اُن سب پر ہر طرح سے عیش و سرور میں ہو کر اُن کی آنکھیں نرگس کی طرح غرور اور عقل کے نشہ سے سرشار ہیں۔ پر ان سب پر خزاں کا سایہ موجود ہے۔ اور اِن تمام دنیاوی خوبیوں کا زوال نزدیک ہے اور عین خوشی میں موت کا ڈنکہ بج جاتا ہے اور یوں یہہ تمام خوشیاں رفوچکر ہو جاتیں اور زور کی سنجیدہ آواز پکار کر دنیا کی فنا کا اظہار کرتی ہے۔ اور پھر سوا اس کے کہ اُس کو دنیائے دوں کہیں اور کچھ کہنے کی جا باقی نہیں رہتی۔ پس اس دنیا کی دولت عیش و عشرت۔ سلطنت و حکومت وغیرہ وغیرہ سب فانی اور بے ثبات چیزیں ہیں۔ پر اس دنیا میں اگر کھانا اور کپڑا ملے تو بس ہے۔ لیکن جو اس دنیا کی نفسانی اور جسمانی لذّات میں پھنس جاتے اور اس کے ایسے دلدار اور جان نثار ہو جاتے کہ اپنا سب کچھ اس پر فدا کر ڈالتے۔ اور دین کی فکر کو بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ وہ ضرور اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتے اور نادان بنتے ہیں اور اُس آدمی کی مثل ٹھہرتے ہیں جو اکھروٹ کی گرہ کو پھینک دیتا اور چھلکے کو رکھ لیتا یا آم کے رس کو پھینک دیتا اور گٹھلی کو رکھ چھوڑتا ہے۔ دین ضرور دیرپا اور قیمتی چیز ہے اور دنیا ناپائیدار اور بے قرار ہے۔ دنیا صرف اس جہان تک رہتی۔ پر دین آیندہ جہان تک پہنچا ہے۔ دنیا صرف جسم سے تعلق رکھتی۔ اور دین روح سے متعلق ہے۔ غرض دین نہایت ضروری بات ہے جس پر انسان کی آیندہ کی روحانی بہتری اور بہبودی یہاں تک کہ ابدیت کا انحصار بھی اس پر ہے۔ اس لئے دنیا کی چنداں فکر دین سے زیادہ نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہہ دراصل فانی ہے ؞

سِکھ مذہب میں بپتسمہ کی رسم

"خالصہ" اخبار انگریزی مطبوعہ یکم فروری سن رواں میں مندرجہ عنوان کا مضمون شایع ہوا ہے۔ اخبار ہذا کے صفحہ ۴ کے دوسرے کالم کی ۲۷ سطر میں لکھا ہے کہ گوبند سنگھ صاحب نے خدا کی مدد سے ایک نیا پنتھ جاری کیا۔ اگر گوبند سنگھ صاحب نے ایک نیا پنتھ بپتسمہ کی رسم کے ساتھ جاری کیا تو پہلے نوگورو وُنکا پنتھ تو پُرانا کہنا چاہئے اور اُس کو سکھ پنتھ سے بالکل الگ سمجھنا چاہئے۔ اور دراصل ہے بھی جدا۔ کیونکہ نو کی بانی تو بڑی شانت اور نرمی کی باتوں اور ادھینگی پر مبنی ہے اور محض دینی ہے۔ مگر گوبند صاحب کے تمام شبد نہین پولیٹیکل جوش بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس طرح دو قسم کا سکھ مذہب ہے اور دو ہی گرنتھ بھی ہیں۔ جن کے نام بھی الگ ہیں۔ آد گرنتھ اور دسویں پادشاہی گرنتھ۔ اور شاید اسی لئے طریق بھی کوئی جُدا ہونا چاہئے تھا۔ بپتسمہ کا لفظ اگرچہ سکھ صاحبان استعمال کریں جیسا کہ یہہ انگریزی اخبار کرتا ہے مگر یہہ ٹھیک بپتسمہ تو نہیں ہے۔ سکھوں کے

بپتسمہ میں نہ تو توبہ کا کچھ ذکر ہوتا ہے اور نہ ایمان کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ صرف پانی سر پر ڈالکر ایک رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اُس بپتسمے کا جس کا یہہ ایک ظاہری نشان ہے۔ نام بھی نہیں جانتے یعنے رُوح کا بپتسمہ دوسرے لفظوں میں پوترآتما کا بپتسمہ ہے جس سے انسان کا دل پاک وصاف ہوتا ہے اور اُس کو نئی پیدائش عنایت ہوتی ہے۔ ورنہ ظاہری بپتسمہ سے جو صرف پانی کا ہو کچھ مطلب نہیں نکلیگا۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بپتسمہ کی خاص اور اوّل غرض گناہوں کی معافی پانا ہے۔ اور یہہ عقیدہ تو سکھ لوگ بالکل رکھتے نہیں۔ کیونکہ اُن کی نجات تو صرف کاموں پر موقوف ہے تو اس حالت میں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بپتسمہ سے کیا فائدہ ہو اور اس پر کس طرح سے لفظ بپتسمہ کا لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ نہ تو اس کے یہہ معنے ہو سکتے اور نہ یہہ غرض نکلتی ہے۔

اس رسم کے سوا عیسائیوں میں ایک اور رسم مانی جاتی ہے یعنے عشائے ربانی۔ اور تعجب کی بات ہے کہ سکھ بھی اس قسم کی ایک بات مانتے ہیں جس کو وہ امرت چھکنا کہتے ہیں۔ لیکن جس طرح سے وہ مسیحی بپتسمہ کی غرض ومطلب کو نہیں سمجھتے اسی طور سے وہ اس پاک رسم کے بھید کو نہیں سمجھ سکتے۔ مسیحی مذہب کی بنیاد مسیح کے کفارے پر ہوئی ہے۔ اور یہہ تعلیم ہے کہ بغیر لہو بہائے گناہوں کی معافی نہیں۔ اور مسیح نے اپنا خون بہایا۔ اور اب یہہ رسم اُس کی یادگاری ہے۔ پر سکھ لوگ ان باتوں سے بالکل بے خبر ہیں۔ پھر معلوم نہیں کہ کیونکر اور کن معنوں میں وہ اس رسم کو مانتے ہیں۔ کاش کہ ان باتوں کی نقل نہ ہوتی۔ پر لوگ اصلیت ہی کو مانتے اور بچ جاتے ✽

مشنری کام کی نسبت ایک سکھ وکیل کی رائے

خالصہ مطبوعہ یکم مارچ سن رواں میں "خالصہ کلیسیا کی ضرورت" کے مضمون میں ایک شریف سکھ وکیل بنام بچن سنگھ صاحب ذیل کی رائے مشنری کام کی نسبت دیتے ہیں۔

"اب کوئی صاحب عقل تمام روئے زمین پر اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ مشنری صاحبان کا کام نہایت اطمینان بخش ہے"۔ ہم وکیل صاحب کو بتلانا چاہتے ہیں کہ اس کام کی ترقی اور عظمت کا باعث انسانی طاقت اور حکمت نہیں بلکہ عالم بالا کی روحانی اور آسمانی قوت ہے جس کے ذریعہ سے یہہ کام شروع ہوا۔ اور اتنی صدیوں سے بے شمار رکاوٹوں اور مخالفتوں کے درمیان بے کم وکاست پھیلتا چلا آیا اور کوئی جسمانی طاقت اُس کو زک دینے کے لئے تا قیامت کارگر نہ ہوگی۔ بلکہ اس کا مالک بقول داؤد اس کے مخالفین پر ہنستا ہے۔ زبور ۲: ۴۔ اس لئے مشنری کام کو روز افزوں ترقی حاصل ہے۔ اور دعوت دی جاتی ہے کہ راہ راست صرف ایک ہی ہے اور وہی ہے جو بلند آواز سے جہان کو پکار پکار کہتا ہے راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔

کاش کہ اور دوسری راہیں ایجاد کرنے کی بجائے لوگ اس مقرر شدہ اور حقیقی راہ کو قبول کریں اور نجات کو حاصل کریں۔

داقم

جے۔ الیس

✽

روح القدس کی معموری

از پادری ایف۔ ایل۔ مار صاحب

لفظ مسیح کا مطلب ہے مسح کیا گیا۔ اور آدمی اُس وقت حقیقی مسیحی کہلاتا ہے جب وہ روح القدس سے مسح کیا جائے۔ میں اس وقت بنتی کوست کے دوسرے پہلو پر چند کلمات کہونگا۔ بنتی کوست سے مراد ہے دل اور دماغ کا مسح کیا جانا۔ نیز روح القدس کی معموری مراد ہے۔ اسی باعث اعمال کے دوسرے باب کی ۴ آیت میں لکھا ہے کہ وہ سب (مرد عورت رسول وغیرہ) روح القدس سے "بھر گئے"۔

افسیوں ۵ باب کی ۱۸ آیت میں ہم میں سے ہر ایک کے لئے حکم ہے کہ "روح سے بھر جاؤ"۔ قابل لحاظ ہے کہ اعمال کے دوسرے باب اور افسیوں کے پانچویں باب میں روح القدس کی بھرپوری کا شراب کے نشہ کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ "شراب پی کے متوالے نہ ہو کہ اُس میں خرابی ہے۔ بلکہ روح سے بھر جاؤ"۔ روح کی بھرپوری میں کبھی کوئی خرابی نہیں ہو سکتی۔ تین امور میں یہہ دونوں مشابہ ہیں۔ یعنے خوشی اور تکلم اور طاقت میں۔ اوّل۔ شراب ایک قسم کا سرور پیدا کرتی ہے۔ شرابی لڑکھڑا کر چلتے چلتے بھی گاتا ہے اور جب کوئی آدمی حقیقت میں روح القدس سے بھر جاتا ہے وہ گانیوالا مسیحی بن جاتا ہے۔ روح سے معمور کلیسیا ضرور گائیگی۔ چنانچہ ہر ایک اصلاح کے زمانہ میں "کوئی نہ کوئی مشہور شخص گیت گانے والا ہوتا آیا" ہے۔ پھر شراب سے مست آدمی بہت بولتا ہے۔ تم اُس کا منہہ بند نہیں کر سکتے اسی طرح جو شخص روح القدس سے معمور ہے وہ کبھی خاموش نہیں رہیگا۔ جو کچھ خدا نے کیا ہے وہ اُس کا بیان کریگا۔ جیسے شراب سے مخمور آدمی اپنے تیز

نہایت طاقتور سمجھتا ہے۔ وہ ساری دنیا کا مقابلہ کرنیکو تیار ہوتا ہے۔ یہی حال روح القدس سے معمور انسان کا ہے ؎

روح القدس کی معموری دفعتاً یا بے معلوم طور پر ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ طغیانی کی صورت میں ہو یا ایک ایک قطرہ جھن جھن کنوئیں کو پُر کر دے۔ جب انسان کی روح پیاس سے حیران ہو کر مسیح کے پاس آتی اور اپنے آپ کو خالی کرتی ہے تو مسیح اُس کو معمور کرنا شروع کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس آہستہ معموری کو معلوم نہ کرے لیکن خدا کے فضل سے مسیح اپنا ہاتھ نہ روکے گا جب تک کہ وہ روحِ خدا کے دریا کی طرح لبریز نہ ہو جائے۔

اِس معموری کی نسبت یونانی میں فعل کی تین حالتوں پر غور کرو۔ اعمال کے ۱۳ باب کی ۵۲ آیت میں ذکر ہے کہ گلاتیہ کے اطراف کے شاگرد خوشی اور روح القدس سے بھرتے جا رہے تھے۔ وہ گویا اس پہاڑی جھیل کی مانند تھے جو چوٹیوں پر کی برف کے پگھلنے سے آہستہ آہستہ بھرتی جاتی ہے۔ اور جوں جوں پانی اُس میں سے بہکر چراگاہوں کو سیراب کرتا ہے اُوپر سے اور پانی برف میں سے اس میں گرتا رہتا ہے۔ اے خدا کے فرزندا اُس جھیل کی مانند بن۔ ایک طرف تو پژمردہ دنیا کو اپنی بھرپوری میں سے دے اور اُدھر مسیح میں سے ہردم لیکر معمور رہ۔

پھر اعمال کے چھٹے باب کی پانچویں آیت میں لکھا ہے کہ استیفان روح القدس سے بھرپور تھا۔ بھرپور اسم صفت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اس کی مستقل حالت تھی۔ وہ اپنی رفتار میں کبھی تند اور کبھی سُست نہیں تھا۔ جس وقت اُس کو دیکھو وہی آسمانی رونق اس کے چہرہ پر تھی وہی شیریں کلمات اُس کی زبان سے نکلتے تھے وہی چال و چلن کا حسن وہی مسیح کے جلال ظاہر کرنیکا شوق تھا۔ دوستو میں آرزومند ہوں کہ تم بھرتے جاؤ اور بھرپور رہو۔

پھر دیکھو اعمال کے ۴ باب کی ۸ آیت میں کیا لکھا ہے کہ ہر چند پطرس نے پنتیکوست کے روز معموری حاصل کی تھی تو بھی جب صدر مجلس سے مخاطب ہو کر کلام کرنے لگا تو وہ فوراً پھر معمور ہوا۔ گویا اُس نے لمحہ بھر کے لئے خدا پر نگاہ قایم کی اور خدمت کے لئے دفعتاً اُس کو معموری عطا ہوئی۔ اے عزیز خادم الدین ممکن ہے کہ تو اپنے گھر میں روح القدس سے معمور ہو۔ لیکن پلپٹ پر کھڑے ہونے یا مجمع میں کلام کرنے سے بیشتر یا اپنی زبان اور قلم سے ہر قسم کی خدمت کرنے کے آگے روح القدس کی بھرپوری از سر نو حاصل کر۔ میں نے اپنی زندگی میں اِس کی سخت ضرورت محسوس کی ہے جب میں تھک کر ہار جاتا ہوں تو روح القدس کی معموری سے نئی طاقت حاصل کرتا ہوں۔

قابل لحاظ ہے کہ پنتیکوست کے روز روح القدس کی معموری سے ایمانداروں کے لئے خاص نتایج برآمد ہوئے تھے مسیح نے اُن کو تین آیات میں ادا کیا ہے اور اُن میں سے ہر ایک "اس دن" کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ جب روح کو پنتیکوست کا فیض حاصل ہوتا ہے۔ تو تین خاص باتیں واقع ہوتی ہیں۔

یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کی ۲۰ آیت میں لکھا ہے کہ "اُس دن" یعنے جس روز روح القدس کی روشنی سے تمہارا دل منور ہوگا اُس دن تم تین باتیں جانوگے۔

(۱) کہ میں باپ میں ہوں۔ تم جانوگے کہ میں باپ میں ہوں اور پھر تم باپ سے ہراساں نہ ہوگے لیکن یہہ جانکر کہ میں باپ کے دل میں ہوں جب چاہو آؤ گے۔ اے فرزند جب روح القدس نے مسیح کو خدا میں دکھایا ہے تو پھر اُس پاس آنے سے ہراساں مت ہو۔

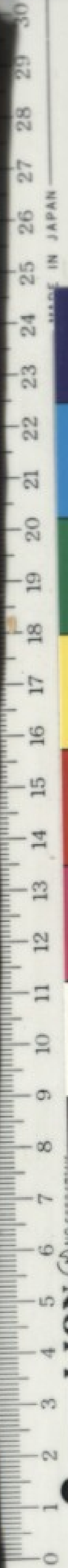
(۲) کہ تم مجھ میں ہو۔ تمہاری اصلی جگہہ وہاں ہے۔ تمہاری سرشت کمزور اور تبدیل پذیر ہے اور بعض اوقات تمہارے گناہوں کا بوجھ تم پر بھاری ہو سکتا ہے لیکن تم جانوگے کہ میں باپ میں ہوں اور تم مجھ میں ہو کر خدا کے مقبول ہو۔

(۳) کہ میں تم میں ہوں یہہ مسیح کا انکشاف ہے اِس مضمون پر میں پیشتر درس دے چکا ہوں۔

یہہ کیسی عمدہ بات ہے کہ یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب کے شروع میں خدا کے پاس ہمارے مکان یا جائے سکونت کا بیان ہے اور اختتام کے قریب ہمارے ساتھ خدا کے قیام یا سکونت کا ذکر ہے۔ چنانچہ جو لفظ دوسری آیت میں خدا کے گھر میں مکانات کے لئے ہے وہی تئیسویں آیت میں ایماندار کی روح کے اندر خدا کے مکانات کے لئے ہے۔

بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ کیا یہہ مجذوبوں کی تعلیم نہیں ہے۔ میرا جواب ہے کہ ہر ایک مجذوب مسیحی نہیں ہے۔ لیکن ہر ایک مسیحی ضرور مجذوب ہے۔ کیونکہ خدا کی روح کے اندر سکونت کرنے سے انسان مجذوب ہو جاتا ہے ہندوؤں میں بھی کچھ اسی قسم کا خیال موجود ہے۔ لیکن اِس سے اُن کی تسکین نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ اپنی شخصیت کو خدا میں زایل یا معدوم کرنے سے فنافی اللہ ہونیکی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ خدا کی ذات ہماری شخصیت کے ذریعہ اپنی مرضی کو پورا کرتی ہے۔ "تم جانوگے کہ میں باپ میں اور تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں۔"

اب یوحنا ۱۶ باب کی ۲۳ آیت کو دیکھو۔ وہاں لکھا ہے کہ "تم اُس دن مجھ سے کچھ سوال نہ کروگے" اس وقت تک شاگرد اپنی اپنی عقل سے عجیب سوال نکالا کرتے تھے۔ لیکن پنتیکوست کے دن کے بعد اُنکو



دماغی سوال پوچھنے کی ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ اُن کے دل نے حقیقت کو دیکھ لیا اگر میں نابینا ہوں تو منظر کی نسبت اپنے دوستوں سے دریافت کرونگا کہ کیا یہاں دریا یا پہاڑ یا کھیت موجود ہیں اور اس قسم کے سوالات سے مدد حاصل کرونگا۔ لیکن اگر میری آنکھیں کُھل جائیں یا سورج طلوع ہو تو مجھے ویسے سوالات کی حاجت نہیں کیونکہ میں خود دیکھ سکتا ہوں۔ روح القدس کی طاقت حاصل کرنے سے پیشتر بہت سے حل طلب سوالات تمہارے سامنے ہونگے لیکن جب تم اس طاقت کو حاصل کرلو تو تمہارا دل آسانی سے سب کچھ معلوم کرسکیگا۔ عورت کی طبیعت میں مجھے کچھ اس کی مثال نظر آتی ہے۔ کہ جو نتیجہ بعض اوقات آدمی بہت سوچ کر نکالتا ہے عورت فوراً بلا دلیل اس کو دیکھ لیتی ہے۔ منور روح پر بھی اسی طرح فوراً روحانی باتوں کا انکشاف ہو جاتا ہے۔

سویم یوحنا ۱۶ باب کی ۲۶ آیت کو ملاحظہ کرو۔ "اُس دن تم میرے نام سے مانگوگے"۔

کتاب مقدس میں "نام" کا لفظ ذات کے لئے آتا ہے۔ اور جہاں کہیں یہہ لفظ دیکھو اُس کے بجائے "ذات" پڑھ سکتے ہو۔ اب مسیح اُس آیت میں فرماتا ہے کہ جب روح القدس ہم پر نازل ہو تو ہم اُس کی ذات میں دعا مانگیں گے۔ یا یوں کہو کہ اُس کی ذات ہمارے ذریعہ مانگیگی اور جب مسیح کی ذات مانگتی ہے تو باپ ضرور دیگا کیونکہ وہ اور باپ ایک ہیں۔ اوائل زندگی میں ہم بہت سی چیزیں مانگتے ہیں۔ جو خدا ہم کو نہیں دیتا اور ہم حیران ہوکر دعا کی تاثیر کی نسبت شبہ کرنے لگتے ہیں لیکن جوں جوں ہماری زندگی پختہ ہوتی جاتی ہے ہماری دعائیں مسیح کی ذات کے لحاظ پیش کی جاتی ہیں اور اُسی ذات کی روشنی میں بہت سی درخواستیں ردّی ٹھہرتی ہیں۔ بعض باتیں میں مانگ ہی نہیں سکتا بعض کے مانگنے کی جرأت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ میرے خداوند کی ذات کے خلاف ہیں اور وہ ذات اب گویا میری اپنی ذات ہو گئی ہے۔ اس لئے میں فقط مسیح کی ذات میں مانگ سکتا ہوں۔ میرا اپنا تجربہ یہہ ہے کہ میں اب ویسی لمبی دعا نہیں مانگ سکتا جیسی پیشتر مانگا کرتا تھا۔ میں کھڑا ہوکر یا بیٹھکر یا خدا کا منتظر ہوکر ٹھہرا رہتا ہوں جب تک کہ معلوم نہ ہو جائے کہ مسیح کی خاص اس وقت کیا درخواست ہوگی اور میں روح القدس کی ہدایت سے مسیح کی دعا کے سلسلہ کو پکڑ لیتا ہوں گویا مسیح کی سفارش کی دہارا پر اپنی ناؤ چھوڑ دیتا ہوں اور جو میں مانگتا ہوں مجھے ملتا ہے۔

حقیقت میں دو شفیع یا دو فارقلیط ہیں۔ یعنے مسیح باپ کے دل میں اور روح القدس ایماندار کے دل میں اور یہہ دونوں ایک ہیں۔ جب روح القدس تمہاری دعا پیش کرتا ہے تو وہ مسیح کے دل کے خیال پیش کرتا ہے اور اس طور پر دعاؤں کا ایک کامل حلقہ بن جاتا ہے یعنے باپ بیٹا اور روح القدس تم میں اور تمہاری درخواست مقدس ثالوث کے حسب مرضی۔ غرض جو درخواست خدا باپ سے نکلکر اور خدا بیٹے سے منعکس ہوکر روح القدس کے ذریعہ تم تک پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے اندر سے پھر واپس جاتی ہے اور تم کو یقین ہوتا ہے کہ جو دعا تم نے اُس کی مرضی کے مطابق مانگی ہے وہ قبول ہوئی ہے۔ میری رائے میں یہی دعا کی ماہیت ہے۔

خدا کی روح کا ایک چوتھا کام بھی ہے۔ یوحنا ۱۵ باب کی ۲۶ اور ۲۷ آیت میں لکھا ہے کہ "وہ (یعنے روح حق) میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے"۔ کلیسیا کا کام دنیا میں بحث کرنا یا خدا کی طرفداری کرنا یا خدا کا وکیل ہوکر کھڑے ہونا نہیں۔ بلکہ فقط ابدی اور نادیدنی عالم کی صداقت پر گواہ ہو دینا ہے۔ ای میرے ہم خدمتو جب ہم گواہی کو چھوڑکر وکالت اختیار کرتے ہیں تو قوت حاصل کرنے کے مقام سے ٹل جاتے ہیں آپ کا اور میرا اور تمام کلیسیا کا فرض ہے کہ مسیح کی موت اور قیامت اور صعود اور روح القدس کی آمد کی نسبت گواہی دیں۔ اُس کی تعلیم یا اخلاق اثر یا اُس کی سلطنت کے انتظام کی بابت جو چاہو کہو۔ لیکن تمہارا اصلی کام یہہ ہے کہ دنیا کے سامنے گواہی دو کہ "میں نے مسیح خداوند کی موت اور جی اُٹھنے اور صعود اور پھر آنے کو معلوم کیا ہے چکھا اور چھوا ہے"۔ اور جب تم یہہ گواہی دے رہے ہو۔ روح القدس کہتا ہے۔ "آمین" (انڈین وٹنس)

نوٹس

اگر کوئی شخص مندرجہ ذیل نور افشاں کی سالانہ جلدیں و پرچے بھیج سکے۔ تو ہم اُسکو قیمت فی جلد پانچ روپیہ اور فی پرچہ ۸ دیسکتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں ایک شخص کے لئے درکار ہیں۔ چاہئے کہ ارسال کنندہ بنام اڈیٹر صاحب نور افشاں لودیانہ بہت جلد روانہ کریں۔ کیونکہ جس شخص کی جلدیں اور پرچے پہلے وصول ہونگی ضرور منظور کیجاوینگی اور باقیوں کو واپس۔ جلد ۱۸۹۱ء - جلد ۱۸۹۴ء - اور اب پرچہ ہم کو ۵ ستمبر - ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء درکار ہیں ؛

المشتہر - اڈیٹر نور افشاں

بجواب منشی برکت علی شرف بھیرہ

لڑکی کا نام - ندا بی بی الوا - بابت ۱۸۹۷ء ؛

لڑکے کا نام - حب مل ایوب - بابت ۱۸۹۹ء ؛

راقم

دینا ناتھ شاد - مددگار اڈیٹر نور افشاں

مضامین مفید المبتدین

چوتھا نقطہ

مسیح کے شاگرد جو پہلے دلگیر تھے دلیر بنے۔ شاگرد جو پہلے کمزور تھے مضبوط ہوئے۔ شاگرد جو پہلے غمگین تھے خوش ہوئے۔ شاگرد جو پہلے مایوس تھے امیدوار ہوئے۔ جب مسیح جی اُٹھا ؛

پانچواں نقطہ مسیح کئی دفعہ کئی طرح سے لوگوں پر ظاہر ہوا

(۱) اگر ہم حساب کریں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دس دفعہ علاوہ پولوس کے دیکھنے کے مسیح جی اُٹھ کے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔ اور پولوس سمیت گیارہ دفعہ مسیح جی اُٹھ کے ظاہر ہوا۔ (اعمال ۱ باب ۲۲ آیت) (اعمال ۱ باب ۳ آیت)

(۲) سوال جب مسیح جی اُٹھ کے چالیس دن شاگردوں کے ساتھ رہا۔ تو اُس وقت کیوں شاگردوں نے اس بات کو ظاہر نہیں کیا اور علاوہ اس کے دس دن مسیح کو آسمان پر صعود کئے گذرے تھے تو شاگردوں نے مشہور کیوں نہیں کیا ؛

۳ جواب۔ (لوقا ۲۴ باب ۴۹ آیت) میں مسیح کا حکم تھا کہ یروشلم میں ٹھہرو (اعمال ۱ باب ۸ آیت) جب قوت پاؤ گے گواہی دو گے۔ مسیح کے شاگرد حکم کے بموجب خاموش رہے۔ لیکن بعد میں قوت پا کے وے برابر مسیح کے جی اُٹھنے کی بابت بولا کرتے تھے (اعمال ۲: ۳۲)

(۴) رسولوں نے گواہی اس طرح سے دی کہ کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اعتراض کرے۔ اور نہ کوئی اعتراض پیش کر سکتا تھا۔ اگرچہ اسی یروشلم میں جہاں مسیح کے سب سے سخت دشمن رہتے تھے۔ شاگرد برابر گواہی دیتے تھے۔ اگر دشمن ثابت کرنا چاہتے تھے کہ مسیح جی نہیں اُٹھا۔ تو اس صورت میں اُن کو مسیح کی لاش دکھلانی فرض تھی لیکن انہوں نے نہیں دکھلائی۔ اور پولوس اور پطرس اور یوحنا وغیرہ وغیرہ اسی طرح سے بولتے رہے (اعمال ۳ باب ۱۵ آیت) (اعمال ۴ باب ۱۰ و ۳۳ آیتیں)

(۵) شاگردوں کے کئی دفعہ مقدمات بھی ہوئے تھے تو بھی اُن کو سزا نہیں ملی تھی۔ کیونکہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے تھے۔

چھٹا نقطہ۔ اعتراضوں کے بیان میں

(۱) اعتراض۔ مسیح کو کسی نے اُٹھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جواب۔ اس بات کی کیا پرواہ ہے۔ جب کہ ہمیں سچا یقین ہے کہ مسیح جی اُٹھا ہے ؛

(۲) اعتراض۔ انجیل نویسوں کے بیان میں فرق ہے۔ جواب۔ ہاں لیا کہ فرق ہے۔ لیکن ایسا فرق نہیں جیسا کہ معترض دیکھنا چاہتا ہے۔ فرق اسواسطے ہے کہ چار مختلف شخص مختلف طبیعتوں کو رکھکر مختلف تعلیم پا کے لکھنے والے ہیں اور یہہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنی روشنی کے مطابق بیان کرتا ہے ؛

ایک مثال

فرض کرو کہ کسی جگہہ ایک ہسپتال بن رہا ہے اور چار اشخاص دیکھنے کو آئے ہیں۔ اول انجنیر صاحب۔ دویم پادری صاحب۔ سویم ڈاکٹر صاحب۔ چہارم خانساماں۔ جب یہہ چاروں اشخاص اس مذکورہ ہسپتال کی عمارت کو دیکھہ چکیں تو اُن سے کہا جاوے کہ اِس عمارت کی بابت کچھ لکھو۔ اول انجنیر صاحب اِس مذکورہ عمارت کی صورت اور مضبوطی پر نظر کریگا۔ اور ویسے ہی لکھیگا۔ دویم جب پادری صاحب لکھیگا تو اول یہہ سوچیگا کہ اوہو۔ یہہ کمرہ بندگی کے واسطے بہت اچھا ہے اور ویسے ہی لکھے گا۔ سویم ڈاکٹر صاحب جب دیکھہ چکے گا۔ تو یہہ خیال کریگا کہ مختلف مریضوں کے واسطے اور علاج کرنے کے واسطے اچھی جگہہ ہے یا نہیں۔ اور ویسے ہی لکھے گا۔ چہارم باورچی یہہ دیکھے گا کہ باورچی خانہ کیسا ہے اور اُس کا راستہ کس قدر لمبا ہے اور میرا گھر کہاں ہو گا۔ اور ویسے ہی لکھے گا۔ تو بھی وے چاروں ایک ہی عمارت کی بابت لکھیں گے۔ جو کچھہ وے تحریر کریں گے سچ لکھیں گے اُن کے بیانوں میں فرق تو ہو گا لیکن ایسا فرق نہیں جیسا بے وقوف دیکھنا چاہتا ہے ؛

واقعات اور رائیں

لودیانہ چرچ سنڈے سکول کا سالانہ جلسہ

۔۲۔ مارچ ۹۹ء کو جمعرات کے روز ساڑھے چار بجے شام کے لودیانہ چرچ سنڈے سکول کا سالانہ جلسہ ہوا کہ جس بوائز بورڈنگ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر ابن۔ سی۔ گھوس کی کوشش سے گرجا پھول۔ پتوں۔ کھجور کی ڈالیوں وغیرہ سے سجایا گیا تھا۔ سامنے کی دیوار پر مندرجہ ذیل موٹو سنہری اور روپہری حرفوں سے رنگا رنگ کے کپڑوں پر چسپاں کر کے لگائے گئے تھے "میں دنیا کا نور ہوں"۔ "یسوع مسیح گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا"۔ "خدا ہمارے سنڈے سکول پر برکت بخشے"۔ ڈاکٹر ای۔ ایم۔ ویری صاحب جلسے کے میر مجلس مقرر کئے گئے۔ اِس جلسے کی پوری کیفیت بیان کرنا ناممکن ہے۔ اُسکی خوبی دیکھنے سے ہی معلوم ہو سکتی تھی۔ علاوہ ہمارے سنڈے سکول کے سپرنٹنڈنٹ اور جلسے کے پریسیڈنٹ صاحب کی تقریروں کے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کا سنہلی آیتیں کو ایک قطار میں اپنے اپنے قد کی چھوٹائی بڑائی کے لحاظ سے کھڑے ہو کر سنانا۔ گیت گانا۔ بہت ہی دلکش تھا۔ جبکہ چھوٹے چھوٹے بچے جن میں سے سب سے چھوٹے کی دو برس سے بھی کم عمر تھی خداوند کی تعریف گاتے تھے تو ہمارے دل شکرگذاری سے بھر کر کہتے تھے کہ "تو نے بچوں اور شیرخواروں سے اپنی تعریف کروائی"۔ علاوہ لڑکوں اور بچوں کے ینگ ومنس کرسچن ایسوسیشن کی ممبروں نے بھی گیت گایا۔ وہ وقت بہت ہی عمدہ تھا جبکہ گیارہ لڑکوں کے گلے میں ڈھال کی شکل کے بورڈ جس پر ایک ایک حرف لکھا گیا تھا لٹکائے گئے۔ ایک ایک اپنی باری باری سے ایک شعر انگریزی میں گاتا تھا جس میں وہی حرف آتا تھا کہ جو اُس بورڈ میں لکھا ہوا تھا۔ جو اُن کے گلے میں تھا اور آخر کو سب کے حرف جوڑ کر یہ آیت نکلی کہ "میرے برّے چرا"۔ مسٹر جونس صاحب نے طالب علموں کو انعام اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے۔ علاوہ سنڈے سکول یونین کے انعامات کے لوکل سنڈے سکول کی طرف سے بھی طالب علموں کو برابر حاضر رہنے کے لئے انعام دئے گئے۔ مناسب ہے کہ اِس قسم کے جلسے کل کلیسیاؤں میں ہوا کریں اِس سے لڑکوں کو سنڈے سکول میں آنے اور بائبل کو زیادہ کوشش سے سیکھنے کی ترغیب ملتی ہے۔

لودیانہ ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ

۔۱۸ ماہ حال کو سنیچر کے روز شام کے ساڑھے پانچ بجے گرجہ گھر سے باہر میدان میں منعقد ہوا۔ دعا سے جلسہ شروع کیا گیا۔ گیت گائے گئے۔ ڈیرہ دون کے پاسبان پادری رلارام صاحب نے جو اُس موقعہ پر موجود تھے مختصر طور سے بتلایا کہ جوانوں کو لازم ہے کہ وہ نہ صرف نام سے اِس انجمن کے شریک رہیں بلکہ سچے مسیحی بنیں اور مسیح کو اپنا ضامن اور نمونہ سمجھیں۔ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر اے۔ این۔ دت نے اپنی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی جس میں ظاہر کیا گیا کہ سال میں برابر ہر ہفتے ایسوسی ایشن کے جلسے ہوتے رہے ہیں جس سے جوانوں نے بہت فایدہ حاصل کیا ہے اور علاوہ اِن جلسوں کے غیر قوموں کے لئے بھی شہر کے کوتوالی چیپل میں سال کے اندر چند انگریزی لیکچر دئے گئے ہیں۔ مسٹر دینا ناتھ شاد نے اس موقعہ پر چند نظمیں پڑھکر سنائیں جن کو اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ میں درج کیا جاتا ہے۔ مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنے کے بعد ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ نے بجلی کے چند تجربے دکھلائے کہ جس سے حاضرین بہت خوش ہوئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

لودیانہ پریسبٹری کا اجلاس۔ پچھلے ہفتے

لودیانہ میں ۱۵، ۱۶، ۱۷۔ مارچ کو تین روز تک پریسبٹری کا اجلاس رہا۔ بہت سے امور پر بحث ہوئی اور رزولیوشن پیش کئے گئے۔ پادری طالب الدین کو لاہور کی پریسبیٹیرین کلیسیا کی طرف سے پاسبانی کے عہدہ کو قبول کرنے کے لئے کال پیش کیا گیا جس کو اُنہوں نے قبول کر لیا ہم کو یقین ہے کہ پادری طالب الدین کا لاہور میں بطور پاسبان کے جانا وہاں کی کلیسیا کے لئے بڑی برکتوں کا باعث ہوگا۔

پادری غلام مسیح اب تک انبالہ شہر کی کلیسیا کی پاسبانی کا کام بطور سٹیٹڈ سپلائی کے کرتے رہے اِس جلسے میں اُن کو بھی کلیسیا کی طرف سے کال پیش کیا گیا اور انہوں نے بھی اِس کال کو منظور کر لیا۔ ہم انبالہ شہر کی کلیسیا کو مرحبا کہتے ہیں کہ اگرچہ وہاں کی کلیسیا چھوٹی سی کلیسیا ہے مگر تو بھی اُنہوں نے ایسی ہمت کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے پاسبان کی پوری تنخواہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ کاشکہ اور سب پریسبیٹیرین کلیسیائیں بھی اِس کلیسیا کے نمونے پر عمل کریں۔

اسی موقعہ پر مسٹر کے۔ بی۔ سرکار سہارنپور کی کلیسیا کے ایلڈر کو آرڈنیشن کے ذریعہ سے خادم الدین مقرر کیا گیا۔ وہ موقعہ جبکہ وہ اِس خدمت کیلئے مقرر کئے گئے نہایت ہی سنجیدہ اور مؤثر تھا۔ شروع میں پادری رلارام نے وعظ کیا اُسکے بعد پریسبٹری کے ماڈریٹر مسٹر ایم۔ وائلی نے آرڈنیشن کی رسم کو ادا کیا اور پریسبٹری نے مسٹر سرکار کے سر پر ہاتھ رکھا انہیں خادم الدین ٹھہرایا اور شراکت کا دہنا ہاتھ دیا۔ آخر میں ماڈریٹر صاحب نے مختصر مگر مؤثر نصیحت پادری سرکار کو دی۔ پادری کے۔ بی۔ سرکار پادری طالب الدین کی جگہ

شعر و سخن

غزل طبعزاد شاد

ہوا محبوب شیدا اب درِ عاشق پہ جا جاکر
میرے دل پر ہوئی شیدا تیری چاہت پڑا آکر
تمیز فاعل و مفعول مصدر میں محبت کے
نہیں ہے یہ تماذ کار رو رو کر یا گا گا کر
میں واحد جمع کا لفظ مذکر اور مؤنث کا ہوں
تقید توڑ بیٹھا ہوں ۔ تری تعلیم پا پاکر
نئی مئے سے میں ہوں بیخود ۔ نئے من سے میں ہوں قائم
نہ ہو باور تو دیکھیں خود ۔ یہہ پی پی کر یہہ کھا کھا کر
ملیں نظمیں خود آمد اور خود آور مسیحا میں
ہوئے کچھ شاد آ آ کر کئے کچھ شاد لا لاکر

دیگر

ارے او معترض تیرے یہہ کب وہم و گماں میں ہے
خدا ظاہر ہے عیسیٰ میں ۔ نہاں عیسیٰ کی شاں میں ہے
یسوع مظہر خدا کا ہے یوں ۔ دنیائے فصاحت میں
کہ واعظ جس طرح ظاہر ہے ۔ تقریر زباں میں ہے
نہاں ذاتِ الوہیت مسیحا میں بھی یوں ہی ہے
کہ پوشیدہ مصنف جس طرح اپنے بیاں میں ہے
تری تصنیف ظاہر ہے یوں تالیف مسیحا میں
عیاں صورت مصنف اور مؤلف کی بیاں میں ہے
یوں ہی اے شاد عیسیٰ میں نہاں روح مقدس ہے
کہ طاقت جس طرح مخفی البشر کے جسم و جاں میں ہے

غزل طبعزاد رامانند انور

ہوں گنہگار مگر ہے یہہ تمنا مجھ کو
بخش دے فضل سے اپنے میرے عیسیٰ مجھ کو
ناخدا ہے میری کشتی کا خداوند مسیح
کچھ بھی اب خوف نہیں ہے لب دریا مجھکو
غم نہ ہو رنج نہ ہو فکر نہ ہو دنیا کا
سایۂ فضل میں رکھ اپنے خدایا مجھکو
دار فانی سے وداع کر مجھے ایمان کے ساتھ
کوچ کے وقت تصور رہے تیرا مجھ کو
ہجر میں ہے ترے بیتاب بہت اب انور
رحم کر جانکر ایک بندۂ ادنیٰ مجھکو

دیگر

وہ شوق سے دل میں میرے اس طرح در آئے
ہنستا ہوا جس طرح کوئی اپنے گھر آئے
جس شاخ کا پیوند ہوا نخل مسیح میں ہو
نیکی کا بھلا اس میں نہ کیونکر ثمر آئے
کر رحم مری حالتِ فرقت پہ مسیحا ہو
اب آنکھوں سے باہر مرے لختِ جگر آئے
چہرہ کی چمک پر ترے عاشق ہیں ملائک
گردوں سے تجھے دیکھ کے نیچے اتر آئے
مشتاق ہے انور ترے پیغام کا ہر دم ہو
ہے یہہ ہی تمنا کہ کہیں نامہ بر آئے

قطعہ

اللہ بخش دیگا یسوع مسیح کے صدقہ
گر ہم قبول کرلیں تقصیر اپنی اپنی
در پر ترے پڑے ہم جنگل میں تیس پہنچا
تقسیم کر چکے ہیں جاگیر اپنی اپنی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی ۔ چوڑائی ۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر ۔ این ۔ ڈبلیو ۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؛

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . [illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک فی کاپی معہ ضمیمہ . . [illegible]
بغیر ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی . . [illegible]
بغیر ضمیمہ . . . . [illegible]
طالبعلموں کے لئے جو ہیڈماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ . . [illegible]
بغیر ضمیمہ . . . . [illegible]

لودیانہ

تعداد پیدائش مسلمان ۳۲ - ہندو ۹ - کل ۴۱ -
تعداد اموات مسلمان ۱۵ - ہندو ۱۱ - کل ۲۶ -
از ابتدائے ۱۲ - مارچ ۱۸۹۹ء
لغایت ۱۸ - مارچ ۱۸۹۹ء

پادری ای - ایم - ویری صاحب - ڈی - ڈی - اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں - ایم - وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛